ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ-۱۸)

مظہر طلعت
ٹیچنگ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد اسحاق خان
اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (اُردو)
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

- **معنیات کے بنیادی تصورات: ایک مطالعہ**

عامر سہیل

اس مضمون میں مصنف نے لسانیات کے مباحث میں سے ایک اہم مبحث معنیات سے بحث کی ہے۔ مصنف جہاں روایتی لسانیات کی روشنی میں معنیات کو دیکھتا ہے وہاں جدید لسانیاتی مباحث کو بھی احاطہ تحریر میں لایا ہے۔ جدید لسانیات میں تو معنیات ایک وسیع تناظر میں دیکھی جا رہی ہے اور تھیوری، مابعد جدید ادب اور فلسفہ بنیادی طور پر روایتی لسانیات کے معنیات کے مباحث کی بنیادوں کو ہی یکسر مسترد کر دیتا ہے اور مابعد جدید ادب اور فلسفہ کے انہی مسائل پر صاحب مضمون نے سیر حاصل بحث کی ہے اور معنیات کے جدید تصورات کو پیش کیا ہے۔

انسانی دماغ، حقیقی حد بندی اور ماورائیت

سعادت سعید

زیر نظر مضمون ادب ، انسانی شعور اور ادب میں ماورائیت کے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ مضمون میں فلسفے کے موضوعات کے ذیل میں غالب کے کلام کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مضمون نگار نے سرسید احمد خان کی تصنیف آئینِ اکبری کی منظوم تقریظ کا ترجمہ بھی پیش کیا ہے اور یہ ترجمہ اپنی نوعیت کا ذمہ دار ترجمہ کہلانے کا حق رکھتا ہے اس کے علاوہ مضمون نگار نے ایسے عظیم مفکرین اور فلاسفہ کے ادبی اور فلسفیانہ خیالات کو زیر بحث لاتے ہوئے اپنا بنیادی مقدمہ قائم کیا ہے۔

پنجاب کے ایک غزل گو، رسؔا جالندھری (۱۸۹۴ء-۱۹۷۷ء)

ڈاکٹر فاخرہ اکبر

مصنفہ نے اردو ادب کے مشہور شعراء سے ہٹ کر ایک کم معروف شاعر محمد کبیر خان المعروف رسؔا جالندھری کی سوانح اور شاعری کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے۔ انیسویں صدی کے اس شاعر کے کلام کا لسانی اور معنیاتی معیار مقرر کرکے رسا جالندھری کی شاعری کے کئی اہم پہلو دریافت کیے ہیں۔ مصنفہ کے مطابق رسا جالندھری کی شاعری کا متن اور ہئیت دونوں اردو کے کلاسیکی شاعر غالب کے اسلوب سے کافی حد تک مماثلت رکھتا ہے۔ مصنفہ نے اس مضمون میں رسؔا جالندھری کے اشعار پیش کرکے ان پر اپنا نقد استوار کیا ہے۔

تعلیم نسواں کے فروغ میں نواب سکندر جہاں بیگم کی علمی و ادبی خدمات

منزہ مبین/ ڈاکٹر حمیرا اشفاق

اس مضمون میں محققین نے تعلیم نسواں کے فروغ میں نواب سکندر جہاں بیگم کی علمی و ادبی خدمات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ مصنفین نے نواب سکندر جہاں بیگم کی علمی خدمات کے ذیل میں یہ ذکر کیا ہے کہ سکندر جہاں بیگم نے عورتوں کی تعلیم کے لیے سکول کھولیں۔ مقالہ میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ نواب سکندر جہاں بیگم نے تعلیم نسواں کے لیے کئی عملی اقدامات کیے اور حتیٰ کہ کئی محتاج اور یتیم بچیوں کی شادی کے انتظامات بھی کیے اس کے علاوہ نواب سکندر جہاں بیگم نے ادب کے حوالے سے بھی کتب تحریر کیں۔

- **اُردو داستان پر تنقیدی کُتب کا اجمالی تعارف**

ذوالفقار احمد/ ڈاکٹر محمد یار گوندل

داستان شناسی اردو ادب میں ایک باقاعدہ تحقیقی سائنس بن چکی ہیں۔ مصنفین نے اس مقالے میں داستانوں کے حوالے سے لکھی جانے والی تقریباً تمام جدید اور قدیم کتابوں کا تجزیہ کرکے داستان گوئی کے کئی پہلو اجاگر کیے ہیں۔ مصنفین نے کلیم الدین احمد کی کتاب اردو زبان اور فن داستان گوئی کو داستانوی تنقید میں خشت اول قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ مصنفین نے سید وقار عظیم کی کتاب ہماری داستانیں، گیان چند جین کی کتاب اردو کی نثری داستانیں پر اپنے تجزیات خیالات کا اظہار کیا ہے اور داستانوں پر لکھی جانے والی بیسیوں کتابوں کے حوالے دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اردو ادب کی تاریخ میں داستانوں کا تنقیدی تجزیہ اب ایک اہم سنگ میل کی حیثیت سے دیکھا جا رہا ہے۔

- **دیوان نصرتیؔ کی تدوین از ڈاکٹر جمیل جالبی: ایک تنقیدی و تحقیقی مطالعہ**

سمیرا انجم

مصنفہ نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی دیوان نصرتیؔ کی ترتیب وتدوین کا ذکر کرتے ہوئے نصرتیؔ کے دیوان کی موضوعاتی ترتیب بیان کرکے بتایا ہے کہ نصرتیؔ کے دیوان میں ۲۳ غزلیں، ۲۸ رباعیاں، ۳ قطعے، ۲ مخمس، ۱ ہجو اور ۵۵۰ کی اشعار کی ایک مثنوی شامل ہیں۔ مضمون نگار نے نصرتیؔ کے دیوان میں سے موضوعاتی ترتیب سے کچھ اشعار بھی بطور مثال پیش کرکے نصرتیؔ کے کلام کی جمالیات سے بھی قاری کو مستفید کرنے کی کوشش کی ہے اور اس مضمون میں محققین کی نصرتیؔ کے حوالے سے مختلف آراء کو بھی اس مضمون میں شامل کیا گیا ہے۔

- **ریڈیو کا ارتقائی سفر، ریڈیو پاکستان اور ادب کی خدمات**

اسرار احمد کولاچی/ڈاکٹر ارشد محمود آصف

زیرِنظر مقالہ ریڈیو کا ارتقائی سفر، ریڈیو پاکستان اور ادب کی خدمات ریڈیو پاکستان کی تاریخ اور ریڈیو پاکستان کی ادبی خدمات کا بھرپور احاطہ کرتا ہے۔ اس مضمون میں مصنفین نے ریڈیو پاکستان کے قیام، انتظام و انصرام اور مشکلات اور حاصلات سب پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہیں۔ مصنفین نے نہ صرف یہ تجزیہ کیا ہے کہ ریڈیو پاکستان صحافت کے علاوہ ادبی خدمات کے حوالے سے بھی روشن تاریخ کا حامل ہے۔

- **راشد کا علامتی نظام**

رخسانہ بلوچ

رخسانہ بلوچ کا یہ مقالہ بیسویں صدی کے اُردو کے معروف نظم گو شاعر ن۔م راشد کی شاعری کے تجزیے پر مبنی ہے۔ مصنفہ نے جہاں اجمالی طور پر راشدؔ کی شاعری، زبان اور متن پر بحث کی ہے وہاں خصوصی طور پر مصنفہ نے راشدؔ کی نظموں کے علامتی پہلو کا مطالعہ کیا ہے۔ مصنفہ نے راشدؔ کی نظموں میں علامتیں اور اشارے تلاش کرکے کئی علامتوں کی تفہیم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنفہ کے مطابق راشدؔ کی علامتوں میں آگ تخلیقیت کا استعارہ ہے اور آئینہ بھی ایک علامت کے طور پر موجود ہے۔ راشدؔ کی سب سے بڑی اور اہم علامت مصنفہ کے بقول زندگی ہے جو راشدؔ کی تمام شاعری میں پھیلی ہوئی ہے۔

- **احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں رسوماتی وتوہماتی عناصر**

محمد مسعود عباسی رڈاکٹر عزیز ابن الحسن

زیر نظر مقالہ میں مصنفین نے احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کی ایک جہت رسومات و توہمات پر سیر حاصل بحث کی ہیں۔ مصنفین کے خیال میں احمد ندیم قاسمی افسانے اور شاعری دونوں میدانوں میں ایک منفرد حیثیت کے ممتاز قلم کار ہیں۔ مقالہ میں احمد ندیم قاسمی کے پنجاب کے دیہی پس منظر میں رسومات و توہمات کی منظر کشی کے بیان کو اور احمد ندیم قاسمی کی تنقید کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے کمزور عقیدہ اور علم و عقل سے عاری لوگوں کی حالتِ زار کا اپنے افسانوں میں مرثیہ بیان کیا ہے۔ زیر نظر مقالہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں موجود رسومات و توہمات کے عناصر پر بحث پر مشتمل ہے۔

- **اُردو اور جدید سرائیکی افسانے کا مطالعہ: حقیقت نگاری کے تناظر میں**

نسیم اختر رپروفیسر ڈاکٹر عطش دُرّانی

حقیقت نگاری کی تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر نظر مضمون جدید اردو اور سرائیکی افسانے کا تجزیے پر مشتمل ہے۔ اگرچہ حقیقت نگاری اور افسانہ بظاہر ایک دوسرے سے لگاؤ نہیں کھاتا لیکن حقیقت نگاری اور معروضیت افسانے میں کمال کا باعث رہی ہیں۔ زیر نظر مضمون میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سرائیکی افسانہ بحثیت ایک ادبی صنف کے دوسری زبانوں کے ادب کے واضح رجحان کی حیثیت سے شامل ادب رہا ہے۔ زیر نظر مضمون یہ بھی تجزیہ کرتا ہے کہ بین الاقوامی ادبی تحریکوں کے اردو اور سرائیکی افسانے پر اثرات کے باوجود حقیقت نگاری نے اردو اور سرائیکی افسانے کو ادب میں ایک جوابی بیانیے کی حیثیت سے خود کو ثابت کیا ہے۔

- **ڈراما اور فلم: فن اور تکنیک کا تقابلی مطالعہ**

محمد راشد اقبال

زیر نظر مضمون میں ڈراما اور فلم کی ابتداء، ارتقا اور فنی تکنیک کے معاملات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف نے فلم اور ڈراما کے آغاز کو زیر بحث لاتے ہوئے ان کے پورے سفر کو بیان کرنے کی کوشش کی ہیں۔ مصنف نے ڈراما کے اقسام اور ڈراما کے ادوار کو بھی بیان کیا ہیں۔ مصنف کے خیال میں ڈراما مسٹری اور ساگا سے لے کر تھرلر اور کامیڈی کی کئی اقسام پر مشتمل رہا ہے۔ مصنف نے فلم اور ڈراما کے تحت کردار نگاری اور کرداروں کے انفرادیت کے موضوع پر بھی بحث کی ہیں۔

- **اردو ادب میں نسوانی ماتحتیت: عمیرا احمد کے ناول ''میری ذات ذرہ بے نشاں'' کا تانیثیتی تنقیدی تجزیہ**
  محمد اکبر خان رشازیہ ریاض ڈار
  اس مضمون میں پاکستانی معاشرے کے اندر خواتین کے ساتھ ہونے والے غیر روادارانہ سلوک پر بحث کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے عمیرا احمد کے ناول ''میری ذات ذرۂ بے نشاں'' کا تانیثیتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قلم کار بھی عورتوں کے ساتھ ہونے والے غیر منصفانہ سلوک میں برابر کے شریک ہیں۔
- **منفی رمثبت تبادلہ: پاکستانی پشتو بولنے والوں کی بول چال میں انگریزی دو صوتیوں کا تحریفی استعمال**
  ڈاکٹر ایاز محمود
  زیرِ نظر مضمون میں پشتو کا یوسف زئی لہجہ بولنے والے پاکستانیوں کی انگریزی زبان کے دو صوتیوں میں تحریف کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پشتو بولنے والوں کی انگریزی میں ان کے یوسف زئی لہجے کے اثرات ہوتے ہیں۔
- **یقینی ربے یقینی مصنفی کی ایک خصوصیت کے طور پر: اردو اخباروں کے ڈسکورس کا ایک لسانی مطالعہ**
  ڈاکٹر بہزاد انور رہارون شفیق
  صحافتی کام کے مصنفین کے لیے عداد وشمار کے برعکس اپنی آراء کا یقینی یا بے یقینی سے اظہار کرنا ایک اہم عمل ہے۔ اس مقالے میں اردو اخباروں کے دس لاکھ الفاظ کا کارپس بنا کر ان کا لسانی مطالعہ کیا گیا۔ تجزیے سے ثابت ہوا ہے کہ اردو اخباروں میں آراء کا اظہار زیادہ تر بے یقینی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔